بسم اللہ الرحمان الرحیم

نقش آغاز

کس کو آتی ہے مسیحائی ؟

ربیع الاول کا مبارک اور بابرکت مہینہ جاری ہے ۔ اس مہینہ کی قدر و منزلت اور اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس باسعادت مہینہ میں ہی وجہ وجود کائنات حاصل کونین خاتم النبین ، محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیؐ اس دنیا میں تشریف لائے اور آپؐ کی آمد کے ساتھ ہی احکام الٰہیہ اور شریعت مطہرہ کی تکمیل ہوئی اور ظلم و جبر کی شب دیجور کا پردہ رشد و ہدایت اور آفتاب نبوت سے چاک ہوا اور دنیا کو انسانیت امن و آشتی کا درس ملا ۔ آج ہمیں چاہیئے تھا کہ ایسے مبارک مہینہ کی تعظیم و تکریم کرتے اور پورا ملک سرکاری اہتمام سے بغیر کسی بدعات و رسومات اور شور شرابے کے آپؐ کی سیرت و کردار پر سیمنار ، محافل اور مجالس منعقد ہوتے لیکن بدقسمتی سے اس بابرکت اور پرسعادت موقعہ پر بھی ہمارا ملک طوائف الملوکی کا شکار ہے اور پورا ملک بدامنی ، قتل و غارت گری، بموں کے دھماکوں اور سیاست کی ہنگامہ آرائیوں کی شدید لپیٹ میں ہے ۔ لوٹ مار ، دنگا فساد ، تخریب کاری ، دہشت گردی اور کرپشن کا بازار گرم ہے ۔ لاہور اور سرگودھا میں ایک ہی دن بم دھماکوں میں درجنوں افراد ہلاک اور زخمی ہوئے ۔ گزشتہ آٹھ ماہ سے ملک میں صرف بم دھماکوں کیوجہ سے ایک ہزار سے زیادہ افراد لقمہ اجل بن گئے ہیں ۔ اور ادھر ملک ہڑتالوں ، احتجاجوں ، مظاہروں کی لپیٹ میں ہے ۔ اس بابرکت مہینے میں بھی فحاشی اور عریانی کا سیلاب زوروں پر ہے اور مہنگائی کا اژدھا غریبوں اور درمیانی طبقے کو نگل رہا ہے ۔ یہ مختصر خاکہ اور لہولہان تصویر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ہے ۔ پاکستان یعنی " پاکیزہ " " پرامن " "پاک صاف " " اسلامی معاشرہ " سبحان اللہ ؟

مرے وطن کی سیاست کا حال مت پوچھو
گری ہوئی ہے طوائف تماش بینوں میں

تخریب کاروں نے ملک کی اینٹ سے اینٹ بجادی ہے۔ کوچہ و بازاروں میں غریب عوام کے سوختہ جسم اور چھیتڑے پڑے ہوئے ہیں۔

ع کہاں ہیں ثنا خوان تقدیس "ملت"
ذرا ملک کے رہبروں کو بلاؤ
یہ گلیاں، یہ کوچے، یہ منظر دکھاؤ

اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ ہمارے ہی شامت اعمال کا نتیجہ ہے گویا۔

ع شامت اعمال ما صورت نادر گرفت

ہم نے جو کچھ بویا تھا، اسی کو کاٹ رہے ہیں۔ ہمارا یہ انجام تو بالآخر ہونا ہی تھا کہ ہم ہی ہیں جو اپنے پیغمبر اور نبی کے واضح ارشاد کو فراموش کر بیٹھے۔

لن یفلح قوم و لوا امرھم امرء ۃ (الحدیث)

میں اگر کچھ سوختہ ساماں ہوں تو یہ روز سیاہ
خود دکھایا ہے مرے گھر کے چراغاں نے مجھے

آج پورے ملک میں کوئی شخص بھی محفوظ نہیں ہے۔ بسوں، ریل گاڑیوں اور لاری اڈوں سے بات نکل کر ہوائی اڈوں جیسے حساس ترین مقامات تک پہنچ گئی ہے۔ سوال یہ ہے کہ عوام کی جان و مال اور ناموس و عزت کی حفاظت کی دعویدار حکومت اور اسکے ماتحت اینٹلی جنس ادارے، ایجنسیاں اور محکمہ پولیس کس مرض کی دوا ہیں۔ وہ صرف اپنے سیاسی مخالفین کو دبانے، چھاپے مارنے اور وی آئی پی حضرات کو پروٹوکول دینے میں شب و روز مصروف ہیں اور وزیر اعظم صاحبہ بیرون ملک کے دوروں پر محو پرواز رہتی ہیں اور جب لاہور اور سرگودھا کے شہر جس دن بموں کے دھماکوں سے گونج رہے تھے، ادھر محترمہ تالیوں کی گونج میں کوریا کے صدر کے ساتھ

جام صحت نوش فرمارہی تھیں ۔ صدر مملکت شکار کی مصروفیات میں ہمیشہ کیطرح مستغرق ہیں اور پنجاب جیسے کثیر آبادی والے حساس صوبے کو ایک ناتجربہ کار شخص کے حوالے کیا گیا ہے جو ان دھماکوں کی ذمہ داری وفاقی حکومت پر ڈال کر خود کو بری الذمہ سمجھتا ہے ۔

ع رموز مملکت خویش خسرواں دانند

چاہیئے تو یہ تھا کہ حکمران اس ملک میں آئے دن کی تخریب کاریوں اور بم دھماکوں کے سد باب کے لئے کوشاں رہتے اور آئندہ اسکے تدراک کے لئے مؤثر حفاظتی انتظامات کرتے لیکن اب یہ ہمارے ارباب اقتدار کی عادت بن چکی ہے کہ دھماکہ کے بعد متاثر جگہ پر جاتے ہیں اور وہاں پر طفل تسلی دیکر عوام کو وقتی طور پر خاموش کردیتے ہیں اور پھر ہسپتال جاکر ٹی وی ۔کے کیمرہ کے سامنے زخمیوں کو چیک پکڑوائے جاتے ہیں اور بس کیا یہ چند ہزار روپے انکا نعم البدل ہوسکتے ہیں ، ہرگز نہیں ۔

چپک رہا ہے بدن پر لہو سے پیراہن
ہماری جیب کو اب حاجت رفو کیا ہے

ایک طرف تو ملک کے حالات اتنے دگر گوں ہیں اور دوسری طرف ملک کی باگ ڈور تمام ملکی داخلی امور اور سرحدات کی حفاظت جیسے اہم ذمہ داریاں ایک خبطی قسم کے ریٹائرڈ فوجی کے سپرد کی گئی ہیں جو کہ سیاست کے ابجد سے بھی واقف نہیں ۔ ایک وحشی ، سفاک مزاج شخص سے کہاں یہ مسائل حل ہوسکتے ہیں ۔

الغرض اس حکومت کے سیاہ کارناموں کی فہرست بڑی طویل ہے ۔ عوامی حکومت کا دم بھرنے والوں نے اپنے دور اقتدار میں غریب عوام کو ماسوائے بھوک ، افلاس ، مہنگائی ، دین و مذہب سے بیزاری ، اسلامی شعائر کا مذاق اڑانا ، عدلیہ کی توہین و تحقیر ، منبر و مسجد کی بے حرمتی ، بدامنی ، تخریب کاری ، بم دھماکوں ، فحاشی و

عریانی ۔ روپے کی ارزانی ، قومی املاک کی لوٹ مار ، ہارس ٹریڈنگ اور روٹی کے بجائے گولی ، کپڑے کی بجائے کفن ، مکان کی بجائے قبر کے علاوہ اور کیا دیا ہے ؟ قوم و ملک و ملت آج کرپٹ سیاستدانوں اور ظالم حکمرانوں سے بیزار اور انکے کرتوتوں سے چورچور ہے ۔ انسانیت اور انسانی اقدار یہاں دم توڑ رہی ہیں ۔ جہالت اور ناخواندگی عام ہے ۔ ملکی سرحدیں بھی محفوظ نہیں ۔ اقتصادیات اور معاشیات کا جنازہ نکل چکا ہے ۔ آج اپنے وطن عزیز اور معاشرے کی بھیانک صورتحال اور یہ اوراق پریشان ، نالہ و فریاد اور آہ وشیون پر مبنی یہ تصویر کس کے سامنے پیش کروں ۔ صدر مملکت کے سامنے ؟ پارلیمنٹ کے سامنے ؟ عدلیہ کے سامنے ؟ یا اپنے مظلوم و مقہور عوام کے سامنے ؟ کہ ۔

ع کس کو آتی ہے مسیحائی کسے آواز دوں

ان فی ذالک لذکری لمن کان له قلب او القی السمع و هو شهید

له دعوة الحق (راشد الحق)

۹۔ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ